صفحہ 1

باسمہ تعالیٰ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۷۲۰۹۰

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ Date:

ہمارے مدرسے میں اجتماعی قربانی ہوتی ہے، اس کے مسائل کے جوابات عنایت فرما دیں۔

۱۔ جس بیوپاری سے جانور خریدے جاتے ہیں، وہ اکثر جانور تو دو (2) دانت والے دیتا ہے لیکن کچھ گائے ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے دو (2) دانت نہیں نکلے ہوتے، لیکن وہ کہتا ہے کہ انکی عمر دو (2) سال ہو چکی ہے نیز ہم نے گائیوں کے امور کے ماہرین سے بھی معلوم کیا تو انھوں نے بتایا کہ گائے کے دو دانت دو سال کے بعد آتے ہیں لہذا ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی گائے کی عمر دو (2) سال ہو چکی ہو لیکن اس کے دانت نہ نکلے ہو، اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ،

(الف) کیا ایسی گائے کی قربانی صحیح ہے جسکے دو (2) دانت نہ نکلے ہو لیکن بیوپاری اسکی عمر دو (2) سال بتاتا ہو؟

(ب) عمر کے معاملہ میں آجکل کے بیوپاری کی بات پر اعتماد کرنا درست ہے یا نہیں؟

(ج) بسا اوقات ایک پورا دانت نکل آتا ہے اور دوسرا دانت کبھی تھوڑا نکلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی آدھا نکلا ہوا ہوتا ہے تو ایسی صورت کا حکم بھی بیان فرما دیں۔

2۔ آج کل یہ بات بہت سننے میں آرہی ہے اور کچھ جانوروں کے بارے میں یقینی معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے سینگ جڑ سے کاٹیں گئے ہیں، کراچی آنے والے اکثر جانوروں کے بارے میں خود بیوپاریوں نے بتایا کہ انکے سینگ کاٹ کرلائے جاتے ہیں کیونکہ کراچی والے سینگ والے جانور پسند نہیں کرتے۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ

(الف) ایسے جانور جن کی سینگیں جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہوں، کیا انکی قربانی درست ہے؟

(ب) تعلیم الفقہ (مرتب: اساتذہ بنوری ٹاؤن) میں لکھا ہے، (اگر سینگ جڑ سے یعنی دماغ کی ہڈی کے سرے سے ٹوٹ گئی ہو یا اکھڑ گئی ہو اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں) تو معلوم یہ کرنا ہے کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ اثر دماغ تک پہنچ گیا ہے

(ج) اثر دماغ تک پہنچنے کی کوئی علامت ہو تو وہ بھی بتا دیں۔

(د) سینگ جان بوجھ کر کاٹ دینے اور خود بخود حادثاتی طور پر ٹوٹ جانے کے حکم میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔

(ہ) اگر سینگ اکھاڑنے کے بعد زخم مکمل صحیح ہو چکا ہو تو کیا قربانی درست ہے یا نہیں؟

Saud Paper Product

Scanned by CamScanner

دار الافتاء

Date: ____________

3- اجتماعی قربانی کے جانور ذبح کرتے وقت کس طرح نیت کرنی چاہیئے اور کس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ کیونکہ ہوتا ایسا ہے کہ قربانی کرنے والا بکنگ کرانے آتا ہے تو اسکے نام کی رسید بن جاتی ہے پھر ذبح کرتے وقت ایک ساتھی دعا پڑھ کر تمام سات شرکاء کے نام دل میں یا زبان سے پڑھ لیتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ ذبح کے وقت سات شرکاء کی نیت کرنے والا الگ آدمی ہوتا ہے اور ذبح کرنے والا الگ آدمی ہوتا ہے۔

(ب) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس کی طرف سے قربانی ہے اسکا نام رسید میں نہیں ہوتا بلکہ یوں ہوتا ہے کہ یہ حصہ مثلاً خرم صاحب کے واسطے سے ہوا ہے اور ذبح کے وقت نیت بھی ایسے ہی کرلی جاتی ہے۔

(ج) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو (2) نمبر گائے ذبح کی جارہی ہے لیکن صفحوں کے چپک جانے یا کسی اور وجہ سے نیت کرنے والے کے سامنے تین (3) نمبر گائے کے نام سامنے آجاتے ہیں اور وہ انہی کی نیت کرلیتا ہے۔ تو یہ قربانی کس کی طرف سے ہوئی دو نمبر کی طرف سے یا تین نمبر کے حصہ داروں کی طرف سے۔

(د) اگر خاص ذبح کے وقت سات شرکاء کا نہ نام لیا جائے اور نہ کوئی متعین آدمی ان سات (7) شرکاء کے نام پڑھ کر انکی نیت کرے بلکہ انتظامیہ یوں سوچ لے کہ ہمارے رجسٹر میں اس پانچ (5) نمبر گائے کے شرکاء کے نام درج ہیں، یہ پانچ نمبر گائے انکی طرف سے ہے کیا ایسا کرنے سے ان سات (7) شرکاء کی طرف سے قربانی ادا ہوجائے گی؟

(ہ) اگر ہم مستقل یہ ترتیب بنالیں کہ صرف رجسٹر میں نام درج کریں اور ذبح کے وقت علیحدہ سے نام پڑھ کر نیت نہ کریں تو کیا ایسا کرنا درست ہے اور اگر درست نہیں تو آسان طریقہ بتادیں

(و) ذبح سے پہلے جانور کے گلے میں نمبرات کے ٹوکن ڈال دیئے جاتے ہیں کہ یہ (2) نمبر ہے اور فلاں نمبر ہے اگر کبھی ایسا ہوجائے کہ ایسی گائے جس کے گلے میں کسی نمبر کا ٹوکن نہیں تھا وہ ذبح کردی گئی پھر اسکو کوئی نمبر دے دیا جائے تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟

4- (الف) گوشت کی تقسیم میں اگر غلطی ہوجائے کہ مثلاً کسی آدمی کا دو (2) نمبر گائے میں حصہ نمبر (3) تھا، لیکن سہواً یا عمداً اسکو تین (3) نمبر گائے کا حصہ نمبر 3 دیدیا گیا اور تین (3) نمبر میں جسکا حصہ تھا وہ گوشت لینے آیا اب اسکو دو (2) نمبر گائے کا حصہ نمبر تین (3) دیدیں؟ یا جو صورت ہونی چاہیئے وہ بتادیں؟

(ب) اگر یہ غلطی ایک ہی گائے میں ہوجائے مثلاً 2 نمبر گائے کا حصہ نمبر ۷، حصہ نمبر 6 والے کو دیدیا گیا اور حصہ نمبر 6 حصہ نمبر ۷ کو دیدیا گیا تو کیا حکم ہے؟

Scanned by CamScanner

Date:

5- ہم لوگوں سے 9000/ روپے فی حصہ لیتے ہیں اور بیوپاری سے اس طرح معاہدہ کرتے ہیں کہ 8500/ روپے فی حصہ آپ کو دینگے جس میں گائے لانا، عید تک دیکھ بھال، چارہ وغیرہ اور کاٹنا بیوپاری کی ذمہ داری ہوتی ہے کیا یہ معاہدہ صحیح ہے؟ اور باقی 500/- فی حصہ ہم رکھتے ہیں۔ اس 500/- روپے میں ہم جانوروں کا پانی، بجلی کا خرچہ اور رسیدیں اور اشتہار چھپوانا اور اجتماعی قربانی میں جو طلباء وغیرہ خدمت کرتے ہیں انکو وظیفہ دیتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

6- اگر ان سب اخراجات کے بعد بھی کچھ رقم بچ جائے اور اسکو مدرسہ کے فنڈ (fund) میں جمع کردیا جائے (قربانی کرنے والوں سے اجازت لے کر)، تو کیا اس کے لیے رسید پر کونسی عبارت لکھوائی جائے۔

- ایک ادارے کی رسید پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے (نوٹ: وصول شدہ رقم میں 25٪ فیصد قربانی سروس چارجز (charges) ہیں۔

- نیز ایک ادارے کی رسید پر یہ عبارت لکھی ہوئی ملی، (تمام مصارف کے بعد تخمینی رقم سے اگر کچھ بچ جائے تو انتظامیہ حسب صوابدید کسی بھی مصرف میں خرچ کرسکتے ہیں۔ اگر تخمینی رقم وضع کرنے اور گائے کی خریداری کے بعد بھی میرے حصہ/حصوں میں سے کچھ رقم بچ جائے تو وہ مدرسہ میں بطور عطیہ جمع کردی جائے۔

یا اس کے علاوہ جو آپ بہتر سمجھتے ہو وہ بتا دیں۔

جزاکم اللہ خیرا

والسلام

السائل: نعیم احمد خان

جامعہ مدنیہ بلاک آئی نارتھ ناظم آباد کراچی

03212725000

دار الافتاء

(جواب منسلک ہے)

اعتذار: ان سوالات میں اگر آپ کو طوالت یا تکرار یا کوتاہی اور گستاخی محسوس ہو

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔: (الف وج): قربانی کے جانور میں اصل اعتبار اس کی عمر کا ہے، یعنی بکری کم از کم ایک سال کی ہو، بیل، گائے اور بھینس کی عمر کم از کم دو سال ہو چکی ہو، لہذا اگر گائے کی عمر دو سال ہو چکی ہو، تو اگرچہ دو دانت نہ نکلے ہوں، یا نکلے ہوں لیکن پورے نہ نکلے ہوں، یا ایک نکلا ہو ایک نہیں نکلا ہو، اس کی قربانی جائز ہے، کیونکہ عمر کے اعتبار سے وہ دو سال کی ہو چکی ہے۔(کذا فی فتاوی محمودیہ جلد ۱۷ص:۳۶۸)

الدر المختار (سعید)-(۳۲۲/۶)

(و) صح (الثني) فصاعدا من الثلاثة والثني (هو ابن خمس من الإبل، وحولين من البقر والجاموس، وحول من الشاة)

(ب)۔۔۔: اگر بیوپاری مسلمان ہے، اور ظاہری حالات سے نیک سیرت اور سچا معلوم ہوتا ہے، اور جانور کے ظاہری حالت سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی، تو اس کی بات کا اعتبار کرنا درست ہے۔(کذا فی جواہر الفقہ جلد ۶: ص: ۲۷۲ احکام وتاریخ قربانی) اور اگر بیوپاری کے بارے میں اطمینان نہ ہو تو ظاہری علامات کا اعتبار کر لیا جائے۔

دار الافتاء

وفي حاشية ابن عابدين (سعید) - (۱/ ۳۷۰)

لما صرح به أئمتنا من أنه يقبل قول العدل في الديانات، كالإخبار بجهة القبلة والطهارة والنجاسة والحل والحرمة، حتى لو أخبره ثقة ولو عبدا أو أمة، أو محدودا في قذف بنجاسة الماء، أو حل الطعام وحرمته قبل ولو فاسقا، أو مستورا يحكم رأيه في صدقه أو كذبه ويعمل به؛ لأن غالب الرأي بمنزلة اليقين، بخلاف خبر الذمي حيث لا يقبل اهـ.

(۲)۔۔۔: (الف): جس جانور کے سینگ پیدائش سے ہی نہ ہوں، یا سینگ تو تھے، مگر جڑ سے کاٹ دیے گئے ہوں، اور ظاہری طور پر کوئی زخم بھی موجود نہ ہو، تو اس جانور کی قربانی جائز ہے، تاہم سینگ کاٹنے میں اگر جانور کو تکلیف ہوتی ہو تو محض خوبصورتی کیلئے جانور کو ایسی تکلیف دینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(ب وج)۔۔۔: یہ اس وقت ہوتا ہے جب جانور کا سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو، اور زخم موجود ہو۔ لیکن اگر سینگ جڑ سے اکھاڑنے کے بعد زخم بھر گیا ہو، تو اس جانور کی قربانی جائز ہے۔

(د،ہ)۔۔۔: دونوں صورتوں میں قربانی کے جائز یا ناجائز ہونے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے، کہ اگر سینگ اکھاڑنے یا خود بخود اکھڑ جانے کی وجہ سے زخم کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو، اور قربانی کے دنوں تک وہ زخم ٹھیک نہ ہوا ہو، تو اس جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔ لیکن اگر زخم کا اثر دماغ تک نہ پہنچا ہو یا اتنا عرصہ پہلے جانور کا سینگ جڑ سے کاٹا گیا ہو یا خود کٹ گیا ہو کہ

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

قربانی کے وقت تک وہ جگہ درست ہوگئی ہو، زخم باقی نہ ہو، یعنی نہ زخم باقی ہو نہ جانور میں اس کی وجہ سے کوئی اور عیب پیدا ہو گیا ہو، توان تمام صورتوں میں اس جانور کی قربانی درست ہے۔(ماخذہ التبویب بتصرف:۱۳۰۷/۱۷/۹۹)

الدر المختار (سعید)-(۳۲۳/۶)

(قوله ويضحي بالجماء) هي التي لا قرن لها خلقة وكذا العظماء التي ذهب بعض قرنها بالكسر أو غيره، فإن بلغ الكسر إلى المخ لم يجز۔

الفتاوى الهندية-(۲۹۷/۵)

دار الافتاء

ويجوز بالجماء التي لا قرن لها، وكذا مكسورة القرن... وإن بلغ الكسر المشاش لا يجزيه، والمشاش رءوس العظام مثل الركبتين والمرفقين۔

(۳)۔۔۔:(الف،ب): چونکہ اجتماعی قربانی میں رقم جمع کرانے والے کی طرف سے قربانی کا اہتمام کرنے والے حضرات وکیل ہوتے ہیں، اور جانور ذبح کرنے والا انتظامیہ کی طرف سے وکیل ہوتا ہے، اس لئے ان دونوں صورتوں میں قربانی ادا ہو جائیگی۔ الگ سے ہر ہر شریک کا نام لے کر اس کی طرف سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔

(ج)۔۔۔: یہ قربانی ان کی طرف سے ہوئی جن کی طرف سے نیت کر کے گائے ذبح کی گئی ہے، یعنی تین نمبر والوں کی طرف سے۔

(د)۔۔۔: جی ہاں! جن لوگوں کی طرف سے نیت کر کے قربانی کی گئی ہو، ان کی قربانی ادا ہو گئی، اور ادا ہو جائیگی۔

(ہ)۔۔۔: صرف رجسٹرڈ میں اندراج کافی نہیں ہے، بلکہ قربانی کے وقت اس جانور میں شریک مالکان کی طرف سے نیت کر کے قربانی کرنا ضروری ہے، البتہ سب کا نام لینا ضروری نہیں۔

(و)۔۔۔: چونکہ یہ گائے بھی قربانی کرنے والوں کیلئے خریدی گئی ہے، اور ان کی طرف سے تقرب کی نیت پہلے ہی موجود ہے، اور شرکاء کی طرف سے قربانی کا اہتمام کرنے والوں کو وکالت بھی حاصل ہے، اس لئے اس صورت میں بھی قربانی درست ہو جائیگی، تاہم اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ہر سات شرکاء کی طرف سے جانور ذبح کرنے سے پہلے متعین کر لیا جائے۔

(۴)۔۔۔: الف: اگر گوشت کے سب حصے برابر ہیں، اور گوشت حاصل کرنے کیلئے آنے والے کو ساری صورتِ حال بتادی جائے اور وہ راضی ہو جائے تو یہ درست ہے، مگر اس کا مکمل اہتمام ہونا چاہیے کہ جس شخص کا نمبر جس گائے میں لگا ہے، اس کو اسی گائے میں سے گوشت دیا جائے۔

(ب)۔۔۔: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ ایک ہی گائے کے گوشت کے حصوں میں تفاوت نہیں ہوتا جبکہ وزن وغیرہ ایک جیسا ہو)

(۵)۔۔۔: اجتماعی قربانی میں حصہ لینے والے کو جو رسید فراہم کی گئی ہے، اس میں اگر تمام تخمینی اخراجات کا تذکرہ موجود

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

ہے، اور شریک ہونے والے کی طرف سے ان تمام اخراجات کی اجازت حاصل کرلی گئی ہے تو یہ معاہدہ درست ہے، بشرطیکہ معاہدہ میں کوئی ایسی جہالت نہ ہو جو جھگڑے کا سبب بن سکے۔

(۲)۔۔۔: اس سلسلے میں بہتر یہ ہے کہ بچ جانے والی رقم شرکاء کو واپس کردی جائے، تاہم اگر ہر شریک کو فراہم کی جانے والی رسید کے آخر میں ایسی عبارت درج کی گئی ہو، جس سے ادارے کو ایسی رقم عطیہ کرنے کا اختیار حاصل ہو جائے تو یہ بھی جائز ہے، اس سلسلے میں آپ اپنے ادارے کے افراد کی مشاورت سے کوئی بھی مناسب عبارت درج کرسکتے ہیں، جس کا ایک نمونہ حسبِ ذیل ہے:

"میں ادارہ کی انتظامیہ کو اس بات کا اختیار دیتا ہوں کہ قربانی کیلئے جانور کی خریداری سے لے کر گوشت کی تقسیم تک کے تمام مراحل کا انتظام کرے، اور تخمینی اخراجات کی جو رقم نقل وحمل، چارہ کھلائی، قصاب کی اجرت اور دیگر ضروری انتظامات کیلئے درکار ہے، میرے حساب سے منہا کرلے، اور تخمینی اخراجات کے بعد اگر کچھ رقم بچ جائے، تو دیانتداری کے ساتھ حسبِ صوابدید مدرسہ / مسجد میں عطیہ کردے۔"

مگر جب تک زبانی یا تحریری طور پر شرکاء سے اجازت حاصل نہ کی جائے، اس وقت تک بچ جانے والی رقم ہر شریک کو واپس کرنا ہی لازم ہے۔

الدر المختار (سعید) - (۶ / ۳۲۷)

وإن أذن كل واحد منهم أن يذبحها عنه أجزأته كما لو ضحى أضحية غيره بغير أمره ينابيع.

الفتاوی الهندية - (۳۰۲/۵)

وإذا غلط رجلان فذبح كل واحد منهما أضحية صاحبه صح عنهما، ولا ضمان عليهما استحسانا، ويأخذ كل واحد مسلوخته من صاحبه ولا يضمنه، فإن كانا قد أكلا ثم علما فليحلل كل واحد منهما صاحبه ويجزيهما۔

المحيط البرهاني في الفقه النعماني - (۹۶/۶)

ووجه ذلك: أن المالك لما عينها بجهة الذبح صار مستعيناً بكل أحد في التضحية بها في أيام الأضحية دلالة؛ لأن ذلك قد يفوته بمضي الوقت۔

والإذن دلالة كالإذن صريحاً ---------------- واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حسین احمد سیف

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۷/ذوالقعدہ/۱۴۴۰ھ

11/جولائی/2019ء

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفراللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۷/ذوالقعدہ/۱۴۴۰ھ

11/جولائی/2019ء

الجواب صحیح

۷/۱۱/۱۴۴۰ھ

دار الافتاء ۲۰۹۰ ... جامعہ دارالعلوم کراچی

مفتی ... جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner